# صلوٰۃِ غوثیہ

یعنی

دوگانہ بعد از نماز مغرب

مع

بجانب بغداد شریف قدم لے کر چلنا

مؤلفہ

فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

# صلوٰۃِ غوثیہ

یعنی

دوگانہ بعد از نماز مغرب

مع

بجانب بغداد شریف قدم لے کر چلنا

مؤلفہ

(فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــ صلوٰۃِ غوثیہ

مؤلف ـــــــ (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی

کاتب ـــــــ پکھراج رقم قادری

مطبع ـــــــ

ناشر ـــــــ غلام الحسنین قادری گیلانی

مکتبۂ الحسن

کوچۂ آغا پیر جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ

یکہ توت پشاور شہر

# فہرست مندرجات


| نمبر شمار | عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | پیش لفظ۔ از (فقیر) محمد امیر شاہ قادری گیلانی | ۱ |
| ۲۔ | سوانح حیات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔ سید محمد انور شاہ قادری | ۷ |
| ۳۔ | علامہ جلال الدین سیوطی۔ المتوفی سنہ ۹۱۱ھ | ۲۵ |
| ۴۔ | علامہ محمد یحییٰ التاذ المتوفی سنہ ۹۶۳ھ | ۲۶ |
| ۵۔ | علامہ ملّا علی قاری المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ | ۲۸ |
| ۶۔ | حضرت شاہ ابو المعالی المتوفی سنہ ۱۰۲۴ھ | ۳۰ |
| ۷۔ | علامہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی المتوفی سنہ ۱۰۵۲ھ | ۳۲ |
| ۸۔ | ایضاً سنہ ۱۱۷۳ھ | ۳۳ |
| ۹۔ | حضرت علامہ شاہ محمد غوث صاحب پشاوری ثم لاہوری المتوفی | ۴۹ |
| ۱۰۔ | علامہ محمد صادق شہابی قادری | ۵۱ |
| ۱۱۔ | علامہ میاں غلام جیلانی پشاوری المتوفی سنہ ۱۲۹۲ھ | ۶۴ |
| ۱۲۔ | اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۳۴۰ھ۔ | ۷۲ |

# پیش لفظ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیآء والمرسلین ، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حامل قرآن العظیم سیدنا ومولٰنا وملجآنا وغیثنا ومغیثنا محمد اٰخر النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ اٰلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ المجتہدین واولیاء سید المرسلین علیہم اجمعین ط لاسیما علیٰ مرشدنا الاعظم وغوثنا الافخم سیدنا ابو محمد السید السند عبدالقادر جیلانی المدعو بغوث الصمدانی محی الدین رضی اللہ عنہ

اما بعد ! یہ فقیر ہیچمدان، ناچیز تمام اہل طریقت نیز سلسلۂ عالیہ قادریہ کے معتقدین اور خصوصاً سلسلۂ عالیہ قادریہ حسنیہ (یہ فقیر اس سلسلے سے منسلک ہے) کے منتسبین کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہٗ نے جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلسلۂ وحی اور نبوت ختم کردیا۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ط (احزاب ۴۰)
محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ

کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔

اگر سلسلۂ نبوت ختم نہ ہوتا تو حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ گرامی کے مطابق جناب امام الاولیاء سند الاتقیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو تمام شرافتیں، عزتیں اور صفاتِ کاملۂ حسنہ عطا فرمانے کے بعد یہ نہ ہوتا کہ یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ مِنْ بَعْدِیْ (خصائص نسائی)

"اے علی تمہارا رُتبہ میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا مگر ہاں میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں"۔

یعنی اے علی! تم میرے تمام کمالاتِ اعلیٰ سے متصف ہو لیکن نبوت مجھ پر ختم ہوگئی ہے، مگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلسلۂ وحی اور نبوت کو مکمل فرمانے کے بعد انسانیت کی اصلاح و فلاح کے لئے سلسلۂ ولایت کو تاقیامِ قیامت جاری و ساری فرمایا۔ درحقیقت سلسلۂ ولایت فیضانِ نبوّت کا پرتو ہے اور ایمان، اعمال، اخلاق، تہذیب نفوس اور انسانیتِ کاملہ میں اِسی فیضانِ نبوّت کا محتاج ہے۔ چنانچہ جب تک فیضانِ نبوّت سے سرفرازی حاصل نہ ہو اُس وقت تک نہ رضائے الٰہی حاصل ہوسکتی ہے نہ ہی رضائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نہ ہی انسانیت کاملہ کی طرف رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ (سورہ یونس، ۶۱)

"آگاہ رہو کہ جو صاحبانِ ولایت ہیں اُن کے لئے نہ خوف ہے نہ حزن، اور یہ وُہ لوگ ہیں جو سچے مومن اور کامل پرہیزگار ہیں"۔ اللہ تعالیٰ

نے بلسان فیض ترجمان جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان صاحبانِ ولایت کو دُنیا اور آخرت کی خوش خبریاں اور بشارتیں
عطا فرمائیں۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ط
اُن کے لئے اِس دنیا کی زندگی اور آخرت میں بشارتیں ہیں"۔ چونکہ
یہ سلسلہ ولایت فیضانِ نبوّت سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس
فیض کے حصُول پر کسی قسم کا شک وشُبہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اللہ
تعالیٰ کا ایک ایسا مکمل و اکمل نظام ہے جس سے کوئی بھی صاحب
سلوک و معرفت اور انسانِ کامل انکار نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس میں
کسی قسم کا ردّ و بدل ہو سکتا ہے۔ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط (یونس ۶۴)
"اللہ تعالیٰ کے اِن قوانین میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی"۔ اور پھر یہی مقبول و
منظور اور بزرگ صاحبانِ ولایت ہیں جو کہ نہایت ہی بشاشت، یقینِ
کامل اور عزم راسخ کے ساتھ اس سلسلۂ مبارک کی اشاعت و تبلیغ
میں مصروفِ عمل ہیں۔ لہٰذا اللہ اور اس کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضور میں کامیابیاں اور عزّتیں اِن ہی کے لئے زیبا ہیں اور یہ اِس نظام
کائنات کے اندر ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ جس کا سہرا ان
اولیاء کے سر پر ہے۔ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ط "یہی بہت بڑی
کامیابی ہے"۔ سلسلۂ عالیہ عظیم البرکۃ قادریہ و دیگر اکثر سلاسل جو کہ اِس
وقت دست بہ دست اور دامن بہ دامن پکڑے ہوئے موجود ہیں
وُہ امام الاولیاء سند الاتقیاء، مرشدنا و مولٰنا امیر المؤمنین حضرت علی
المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم و رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور آپ کی
ذات ہی وہ عالی مرتبت ذاتِ گرامی ہے جس کو نبی مکرّم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(خصائص نسائی) "جس کا ولی میں ہوں پس علی ہی اس کا ولی ہے"۔ گویا یہ فیضان نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس کارگاہِ حیات کے اندر کارفرما ہے وہ سب کا سب جناب امام الاولیاء ابوتراب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی وساطت سے قیامت تک اولیائے کرام کے واسطے سے فیض رساں ہے۔ اِس لئے تو جناب امیرالمؤمنین نے فرمایا سَلُونِی سَلُونِی "جو پوچھنا ہے مجھ سے پوچھو" گویا سلسلۂ فیوض و برکات ہر وقت، ہر آن، ہر لمحہ اور ہر لحظہ اولیائے کرام کے قلوب کو علمِ نبوت اور نورِ ولایت سے مستنیر فرماتا رہتا ہے۔

امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے بعد اس ولایتِ کبریٰ کے حامل، ارفع و اعلیٰ اور عظیم الشان مقام پر غوث الاغیاث، سِرِّ رحمانی، نورِ ربانی، غوث اعظم قطب الاقطاب سیّد شیخ ابو محمّد محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی قدس سرہٗ العزیز بوجہ کمال وائم اس منصبِ جلیلہ پر فائز ہوئے آپ کی ذاتِ مُبارکہ علم و فضل عبادات و ریاضات، صدق و صفا، اخلاقِ حمیدہ اور کمالِ اتباعِ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مظہرِ شانِ مرتضوی رضی اللہ عنہ کی بدولت تمام صاحبانِ ولایت و عزیمت کی پیشوا و رہنما قرار پائی۔ جیسا کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ (مکتوبات امام ربانی حصّہ ہشتم دفتر سوم مکتوب ۱۲۳ صفحہ ۱۴۲)

"وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از اقطاب و نجبا بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ این مرکز غیر او را میسّر نہ شدہ۔ ازیں جاست کہ فرمود ؎

اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

(ترجمہ) اس راہ میں برکات و فیوض کا حصول، اقطاب و نجباء کو جو بھی ہوں۔ آپ ہی کے توسّل سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی حیثیت آپ کے بغیر کسی دوسرے کو میسّر نہیں ہوئی اسی وجہ سے آپنے اس شعر میں فرمایا ہے کہ :۔

اگلوں کے آفتاب غروب ہوگئے مگر ہمارا آفتاب بلندی کے اُفق پر ہمیشہ چمکتا رہے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا۔ یعنی مجھ سے پہلے حضرات کے لئے دائرۂ ولایت کا مرکز ہونے کا شرف وقتِ معین کے لئے تھا مگر میرے لئے یہ مقام ابدی و سرمدی ہے۔

الغرض شانِ مرتضوی کی ایک بہت بڑی صفت مشکل کشائی ہے اور میرے غوثِ اعظم، قطبِ ربّانی، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شیخ الجن والانس بھی اس شان سے متّصف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لاچاروں، بے سہاروں اپنے نام لیواؤں کی مصیبتوں اور آفتوں کے وقت دستگیری فرمانے والے ہیں۔ ہر سخت گھڑی میں عُقدہ کُشائی فرمانے والے ہیں۔ چنانچہ آپ کے عہدِ مبارک سے لے کر موجودہ زمانے تک ہر دور کے علماء و محدثین اور بزرگانِ دین نے اپنی کتابوں میں آپ کی اِس عظیم صفت کا اظہار روزِ روشن کی طرح کیا ہے جس سے کوئی عالم یا ولی انکار نہیں کرسکتا۔

چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور اپنی قضائے حاجات اور مشکلات اور پریشانیوں کو رفع کرنے کے لئے آزمودہ اور مجرب عمل "صلوٰۃِ غوثیہ" کی ادائیگی ہے۔ یعنی دو رکعت نماز ادا کرکے بغداد شریف کی جانب گیارہ قدم اس طرح لینا کہ ہر قدم پر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ندا کرکے اپنی مشکلات کے حل کے لئے آپ کے تصوّر اور وسیلے سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کی جاتی ہے۔ جسے رب العالمین قبول فرما کر مشکلات

اور پریشانیاں دُور فرما دیتا ہے۔

یہ صلوٰۃ غوثیہ اور بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم لینا اور آپ کو ندا کرنا ہر دور میں اولیائے کرام، محدثین عظام، علماء و فضلاء اور فقہا کا معمول رہا ہے۔ اور انھوں نے اسے آزمودہ اور مجرّب لکھا ہے۔

اس فقیر نے مناسب سمجھا کہ مسئلہ مذکورہ کو مستند ترین اولیاء اللہ، محدثین عظام اور فقہائے کرام کی کتابوں سے وضاحت کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ سلسلۂ عالیہ قادریہ اور خصوصاً سلسلۂ مبارکہ قادریہ حسنیہ کے منتسبین و متوسّلین اس سے رہنمائی حاصل کریں۔ اور صلوٰۃ غوثیہ پڑھ کر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم لے کر ہر قدم پر آپ کا نام پکار کر حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی مشکلات و مصائب کے حل کے لئے رجوع کریں۔ اور اس عمل کو روزانہ کا معمول بنائیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور جگر گوشۂ رسول، غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی اعانت و امداد کے مستحق ٹھہریں۔

(فقیر) محمد امیر شاہ بن حافظ سید محمد زمان شاہ رحمۃ اللہ علیہ
قادری گیلانی
یکہ توت پشاور
۱۷ مارچ سنہ ۱۹۹۲ء بمطابق ۲ رمضان المبارک سنہ ۱۴۱۲ھ
بروز منگل (سہ شنبہ)

# سوانح حیات سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ

تاج العارفین، سلطان الاولیاء، شیخ الاسلام، سید السادات قطب الاقطاب، لب اللباب، سلّاب الاحوال، پیرانِ پیر، غوث اعظم، محبوبِ سبحانی، قندیلِ نورانی، شہبازِ لامکانی، ہیکلِ یزدانی حضرت ابو محمد محی السنہ والدین سیدنا الشیخ

## عبدالقادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ

**نام و القاب** آپ کا اسم مبارک عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے۔ جبکہ آپ مختلف بلاد اسلامیہ میں شیخ الاسلام، تاج العارفین، محی الدین، سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، پیرانِ پیر، اور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کے القابات سے مشہور ہیں[1]

**شجرہ طیبہ** آپ حسنی حسینی سید ہیں۔ عام مؤرخین کے علاوہ صاحب بہجۃ الاسرار، صاحب مراۃ الزمان اور ابن جوزی لکھتے ہیں

اسمہ ولقبہ سید السند | آپ کا اسم گرامی اور لقب اس وجہ

---

[1] اردو دائرہ معارف اسلامیہ لاہور۔ دانشگاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲، ص ۹۲۸۔

قطب الاحد، شیخ الاسلام زعیم العلماء، سلطان الاولیاء ابوصالح محی الدین عبدالقادر کیلانی قدس اللہ سرہٗ الحسنی ابًا والحسینی امًا والحنبلی مذھبًا [1]

سے مشہور ہے، کہ آپ سیّدوں کے سند، قطب احد شیخ الاسلام، علماء میں ممتاز اور سلطان الاولیاء ہیں ابوصالح محی الدین عبدالقادر گیلانی والد کی طرف سے حسنی اور والدہ ماجدہ کی طرف سے حسینی اور مذہب کے لحاظ سے حنبلی ہیں۔

والد گرامی کی طرف سے دس واسطوں سے سلسلۂ نسب حضرت امام حسن علیہ السلام تک یوں پہنچتا ہے۔ حضرت سیّد ابوصالح موسیٰ جنگی دوست بن حضرت سیّد عبداللہ جیلی بن حضرت سیّد یحییٰ زاھد بن حضرت سیّد شمس الدین محمد زکریا بن حضرت سیّد ابوبکر داؤد بن حضرت سید موسیٰ ثانی بن حضرت سید عبداللہ صالح بن حضرت سیّد موسیٰ الجون بن حضرت سیّد عبداللہ المحض بن حضرت سیّد حسن المثنیٰ بن حضرت امام الحسن مجتبیٰ (رضی اللہ عنہ) بن الامام امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ [2]

---

[1] عبدالجلال، عرفان، لاہور، ۱۹۷۹ء ص ۲۳

[2] شاہ محمد غوث، درکسب سلوک و بیان حقیقت و معرفت (قلمی) مخزونہ کتب خانہ سیّد محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور ص ۵۴
ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر الکیلانی واولادہ کراچی
ملا علی قاری، نزہۃ الخاطر الفاتر، استنبول ۱۳۰۷ھ ص ۶
دارالشکوہ، سفینۃ الاولیاء، لکھنؤ۔ نول کشور ۱۲۹۵ھ ص ۴۳

جبکہ والدۂ ماجدہ کی طرف سے بارہ واسطوں سے حضرت امام حسین علیہ السلام تک اس طرح پہنچتا ہے۔

حضرت اُمّ الخیر فاطمہ بنت حضرت سیّد عبداللہ صومعی بن حضرت سیّد ابو جمال محمد بن حضرت اُبو محمد سیّد احمد بن حضرت ابو محمد سیّد طاہر بن حضرت سیّد ابو عطاء عبداللہ بن حضرت سیّد ابو کمال علی بن حضرۃ سیّد علاؤ الدّین بن حضرت سیّد ابو عبداللہ محمد بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت سیّد امام محمد باقر بن حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا بن حضرت الامام امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہٗ[1]

---

[1] شاہ محمد غوث، درکسب سلوک و بیان حقیقت و معرفت (قلمی)

مخزونہ کتب خانہ سیّد محمد امیر شاہ قادری گیلانی یکہ توت پشاور،

ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر الکیلانی واولادہٗ کراچی ص ۵۴، مُلا علی قاری نزھتہ الخاطر الفاتر، استنبول ۱۳۰۷ھ ص،

دارا شکوہ، سفینۃ الاولیاء، لکھنؤ نول کشور ۱۲۹۵ھ ص ۴۳

**ولادتِ باسعادت :-** حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۴۷۰ھ / ۱۰۷۷ء میں بمقام گیلان[۲] پیدا ہوئے۔

---

[۱] محمد یحییٰ تاذ ، قلائد الجواہر (اردو ترجمہ) کراچی ، مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص ۴۶۷ ، شیخ عبدالحق زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) اقبال احمد فاروقی ، لاہور ، مکتبہ نبویہ ۱۹۹۱ء ص ۴۶ ۔
ابراہیم عبدالغنی الدروبی ، شیخ عبدالقادر و اولادہ کراچی ص ۳۷ ، عمر رضا کحالہ ، معجم المؤلفین بیروت ، احیاء التراث عربی ج ۵ ص ۳۰۷ ، ابوالحسن علی ندوی ، تاریخ دعوت و عزیمت ، کراچی ، مجلس نشریات اسلام ج ۱ ص ۱۹۷ ، شیخ یٰسین تاریخ بغداد بحوالہ عبدالجلال ، عرفان ، لاہور ۱۹۷۹ء ص ۲۲ ۔ امام شمس الدین الذہبی نے سیر اعلام النبلاء میں ص ۴۳۹ اور جامی صاحب نے نفحات الانس میں ص ۵۰۰ پر اور بعض دیگر مصنفین نے آپ کی تاریخ پیدائش ۴۷۱ھ تحریر کی ہے لیکن ۴۷۰ھ صحیح ہے اور اس پر تمام ثقہ مؤرخین کا اتفاق ہے ، عبدالجلال ، عرفان ۱۹۷۹ء ص ۲۱

[۲] گیلان ۔ اسے جیلان بھی کہتے ہیں ۔ تاریخ کے مختلف ادوار میں کبھی جیلان اور کبھی دیلم کا اطلاق اُس تمام صوبے پر ہُوا کرتا تھا ۔ جو بحیرہ خزر کے جنوب مغربی ساحل کے گرد واقع تھا ، اسٹرینج ، جی ، لی ، جغرافیہ خلافت مشرقی (اردو ترجمہ) محمد جمیل الرحمٰن لاہور ، سنگ میل پبلیکیشنز ۱۹۸۷ء ، ص ۲۲۵

**ابتدائی تعلیم و تربیت:-** آپ کی پیدائش کے بعد جلد ہی والد محترم صاحب رحلت فرما گئے اور تعلیم و تربیت کی تمام تر ذمہ داری والدۂ ماجدہ پر آپڑی۔ اس پاک طینت خاتون نے اس سلسلے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور اپنے لختِ جگر کو دینِ الٰہی کی خدمت اور اشاعت کے لئے وقف کر دیا۔ آپ نے ناظرہ قرآن، حفظِ قرآن اور عربی و فارسی کی ابتدائی کتب علمائے جیلان سے پڑھیں[1] اور مزید تعلیم کے لئے بغداد روانہ ہوئے اس سفر کے دوران آپ کی مشہور کرامت ظاہر ہوئی اور آپ کی سچائی و صداقت کی بناء پر ڈاکوؤں کا پورا گروہ آپ کے دستِ اقدس پر تائب ہوا اور از سرِ نو صحیح اسلامی زندگی اختیار کی۔ اس واقعے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آپ کی والدۂ محترمہ نے کس عمدگی سے آپ کی تربیت فرمائی تھی۔

**بغداد شریف میں تشریف آوری:-** حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ ۱۸ سال کی عمر میں ۴۸۸ھ میں بغداد شریف تشریف لائے[2] اس سلسلے میں علامہ ذہبی ابن نجار کے حوالے سے لکھتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| دخل الشیخ عبد القادر بغداد فی سنۃ ثمان وثمانین واربع مائۃ[3] | حضرت شیخ عبدالقادر (رحمۃ اللہ علیہ) ۴۸۸ھ میں بغداد (شریف) میں داخل ہوئے۔ |

---

[1] عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء۔ ص ۲۸ تا ۲۹

[2] ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر و اولادہ
ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت و عزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام ج ۱ ۱۹۷

[3] الذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ۔ ج ۲۰ ص ۴۴۳۔

یہی وُہ سال ہے، جس سال امام غزالی نے تلاش حق وحصُول یقین کے لئے بغداد کو خیرباد کہا تھا۔ یہ محض اتفاق نہیں کہ ایک جلیل القدر امام سے جب بغداد محروم ہُوا تو دُوسرا جلیل القدر مصلح اور داعی الی اللہ کا وہاں ورود ہُوا۔[1]

**اساتذہ کرام:-** حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ، نے بغداد شریف میں صاحب فن علماء وفضلاء، آئمۂ وقت اور اعلام ھدیٰ سے استفادہ کیا اور تمام عُلوم مروّجہ میں مہارت حاصل کرلی۔[2] آپ کے چند مشہور اساتذہ اور مشائخ گرامی کے نام یہ ہیں:-

۱- ابوزکریا یحییٰ ابن علی بن خطیب التبریزی:- مدرسہ نظامیہ بغداد شریف میں شعبۂ ادب کی تدریس اور کُتب خانے کے نگران تھے۔ ۵۰۲ھ میں وفات پائی۔[3]

۲- ابوالوفا علی بن عقیل البغدادی:- فقہ حنبلی کے معروف فقیہ تھے متعدد کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن میں "الارشاد" اور "الفصول" مشہور ہیں۔ آپ نے ۵۱۳ھ میں وفات پائی۔[4]

۳- ابوغالب محمد بن الحسن الباقلانی[5]

۴- ابومحمد جعفر بن احمد سراج المتوفی ۵۰۰ھ[6]

---

[1] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام، ج ۱ ص ۱۹۷

[2] عبدالحق، زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) اقبال احمد فاروقی لاہور، مکتبہ نبویہ ۱۹۹۱ء ص ۴۶

[3] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳

[4] ایضاً اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳

[5] الذہبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴

[6] ایضاً

۵۔ ابوبکر احمد بن المظفر بن سوس[۱]
۶۔ ابی القاسم بن بیان[۲]
۷۔ ابوسعد بن خشیش[۳]
۸۔ ابی طالب الیوسفی[۴]

**شیوخ:۔** آپ نے اس وقت کے دو ممتاز اور جلیل القدر مشائخ عظام سے سلوک و طریقت کے اسرار و رموز اخذ کئے

**۱۔ حضرۃ الشیخ حماد الدباس:۔** اپنے وقت کے نہایت ہی محترم و مسلم صوفی، عارف و زاہد اور متواضع بزرگ تھے۔ حضور غوثِ اعظم نے آپ کی صحبت میں رہ کر سلوک و معرفت کی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ آپ نے ایک دن حضرت غوث الثقلین کے متعلق پیشن گوئی فرمائی کہ اس عجمی کا ایسا قدم ہے کہ اپنے وقت میں تمام اولیاء کی گردن پر ہوگا۔ آپ نے ۵۲۵ھ میں وفات پائی[۵]

**۲۔ حضرۃ قاضی ابوسعید مبارک المخرمی الحنبلی:۔** فقہ حنبلی کے بہت بڑے فقیہ عالم و فاضل اور اکابرین صوفیاء میں سے تھے، حضرت پیرانِ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی اور آپ ہی کے ہاتھ سے خرقۂ طریقت پہنا[۶] ۵۱۳ھ میں فوت ہوئے[۷]

---

۱ تا ۴ الذہبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴۰۔ ۵ جامی عبدالرحمٰن، نفحات الانس اردو ترجمہ کراچی، مدینہ پبلشنگ ۱۹۸۲ء ص ۵۲۰
محمد یحییٰ تاذفی، قلائد الجواہر اردو ترجمہ کراچی مدینہ پبلشنگ ۱۹۸۸ء ص ۲۸۰، ص ۲۸۲
۶ دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲، ص ۹۳۰،
ابراہیم عبدالغنی الدروبی، شیخ الاسلام عبدالقادر و اولادہ، کراچی ص ۲۱
۷ ایضاً ص ۳۹

**مجاہدات و ریاضات:-** حضرۃ سیّدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے اپنے نفس کو انتہائی سخت مجاہدات سے گزارا اور پچیس سال تک عراق کے جنگلوں اور بیابانوں میں عبادت میں مشغول رہے۔ گیارہ سال تک برج بغداد (برج عجمی) میں یادِ الٰہی میں بسر کئے اور چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔[1]

**درس و تدریس اور افتاء:-** علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد ۵۱۳ھ میں آپ نے اپنے مرشد و معلم حضرۃ قاضی ابوسعید المخرمی کے مدرسہ میں درس و تدریس شروع فرمائی۔ ابن جوزی لکھتے ہیں۔

كان ابو سعد المخرمي قد بنى مدرسة لطيفة بباب الازج ففوضت الى عبدالقادر[2]

حضرت ابوسعد المخرمی (رحمۃ اللہ علیہ) نے (بغداد شریف) میں باب الازج کے مقام پر "لطیفہ" کے نام سے ایک دارالعلوم قائم فرمایا اور اُسے حضرۃ شیخ عبدالقادر (رضی اللہ عنہ) کے سپرد کر دیا۔

یہاں پر آپ مختلف قسم کے تیرہ علوم کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے اور ساتھ ساتھ دارالافتاء کا کام بھی آپ نے ہی سنبھال رکھا تھا۔ اقطار اسلامی سے کثیر استفتاء آتے اور آپ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرۃ امام شافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہم کے مذاہب کے مطابق فتویٰ دیتے۔[3]

---

[1] عبدالحق، اخبار الاخیار (اردو ترجمہ)، انوار الصوفیہ، لاہور، مقبول اکیڈمی ۱۹۸۶ء ص ۳۱

[2] عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء ص ۳۴

[3] الذہبی، شمس الدین۔ سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴۱

[4] اردو دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳۱

**اصلاح وارشاد:-** درس وتدریس کے ساتھ ساتھ آپنے عوام کی اصلاح وفلاح کے لئے رُشد وھدایت کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ ہفتے میں تین بار وعظ فرماتے۔ سارا بغداد آپ کے مواعظ پر ٹوٹ پڑا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی قبولیت عطاء فرمائی۔ جو بڑے بڑے بادشاہوں کو نصیب نہ ہوسکی۔ بادشاہ اور وزراء آپ کی مجلس میں نیازمندانہ حاضر ہوتے اور ادب سے بیٹھ جاتے، علماء وفقہاء کا کچھ شمار نہ تھا۔ ایک ایک مجلس میں چار چار سو دواتیں شمار کی گئیں جو آپ کے ارشادات قلم بند کرنے کے لئے لائی جاتیں[1]۔ ابن جوزی نے آپکے مواعظ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

فتکلم علی الناس بلسان الوعظ، وظهر له صیت .. بالزهد وکان له سمت و صمت وضاقت المدرسة بالناس فکان یجلس عند سور بغداد مستنداً الی الرباط ویتوب عنده فی المجلس خلق کثیر فعمرت المدرسة ووسعت وتعصب فی ذلك العوام[2]

لوگوں کو وعظ کی زبان میں تلقین فرماتے آپکا وجود زھد کی علامت تھا اور آپ پاکیزہ روش کے مالک اور کم سخن تھے۔ مدرسہ میں لوگوں کو وعظ ونصیحت شروع فرمائی۔ پس لوگوں کے ازدحام کی وجہ سے جگہ تنگ ہوگئی اور بغداد شہر کی فصیل تک لوگوں کا اجتماع ہوتا۔ ایک ایک مجلس میں کثرت سے لوگ آپکے دستِ اقدس پر توبہ کرتے چنانچہ کئی بار مدرسہ کو وسعت دیگئی لیکن اسکے

---

[1] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام، جلد ۱ ص ۱۹۸۔

[2] الذھبی شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت:۔ موسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴۱۔

باوجود جگہ لوگوں کے لئے ناکافی ہوتی۔

**اخلاق محامد:-** حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ، خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظہر اتم تھے۔ آپ کے معاصرین آپ کے حسن اخلاق، تواضع وانکسار سخاوت وایثار کی تعریف میں رطب اللسان ہیں علامہ ابن نجار فرماتے ہیں۔

ما رأت عیناي احسن خلقاً ولا اوسع صدراً ولا اکرم نفساً ولا الطف قلباً ولا احفظ عهداً ووداً من سیدنا الشیخ عبد القادر ولقد کان مع جلاله قدره وعلو منزلة وسعة علمه یقف مع الصغیر ویوقر الکبیر ویبدؤ بالسلام ویجالس الضعفاء ویتواضع للفقراء[1]

میری آنکھوں نے حضرت شیخ عبدالقادر (جیلانی رضی اللہ عنہ) سے بڑھ کر کسی کو اتنا خوش اخلاق، وسیع الحوصلہ، کریم النفس، رقیق القلب، مہربان وعدوں اور دوستی کی پاسداری کرنے والا نہیں دیکھا۔ آپ اس قدر عظمت علو مرتبت اور وسعت علم کے باوجود چھوٹے کی رعایت فرماتے، بزرگوں کا احترام کرتے سلام میں سبقت فرماتے، کمزوروں کو ساتھ بٹھاتے اور درویشوں کے ساتھ تواضع اور انکساری سے پیش آتے۔

مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد البغدادی کہتے ہیں۔

ابعد الناس عن الفحش اقرب الناس الی الحق

غیر مہذب بات سے انتہائی دور حق اور معقول بات سے بہت قریب

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواهر، کراچی، مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص ۳۔

شدید الباس اذا انتھکت محارم اللہ عزّ وجل لایغضب لنفسہ ولا ینتصر لغیر ربہ[1]

اگر احکام خداوندی اور حدود الٰہی میں سے کسی پر دست درازی ہوتی تو آپ کو جلال آجاتا خود اپنے معاملے میں کبھی غصہ نہ فرماتے اور اپنے رب تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کے لئے انتقام نہ لیتے۔

سمعانی آپ کے مناقب یوں بیان کرتا ہے۔

ھو امام الحنابلہ وشیخھم فی عصرہ فقیہ صالح دین خیر کثیر الذکر دائم الفکر سریع الدمعہ[2]

وہ (حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ) اپنے زمانے میں حنابلہ کے امام اور شیخ ہیں۔ فقیہ، صالح دین بہت زیادہ نیکی کرنے والے کثرت سے ذکر کرنے والے، ہمیشہ مراقبہ میں رہنے والے اور بہت زیادہ آنسو بہانے والے ہیں

امام شعرانی کتاب الانساب میں رقم طراز ہیں کہ امت محمدیہ میں جتنی ہستیاں گذری ہیں ان میں وہ صفات موجود نہیں جو غوث اعظم کی بابرکت شخصیت میں ہیں[3]

**تلامذہ:-** آپ کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ آپ تقریباً نصف صدی تک درس و تدریس فرماتے رہے اس دوران

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواھر، کراچی: مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص

[2] عبدالحی ابن العماد الحنبلی، شذرات الذھب، بیروت: دارالآفاق الجدیدہ ج ۴ ص ۱۹۰۔ [3] عبدالجلال، عرفان، لاہور ۱۹۷۹ء ص ۵

ایک زمانہ نے آپ سے اکتسابِ فیض کیا۔ علامہ ذہبی نے آپ کے نامی گرامی شاگردوں کی فہرست میں یہ نام شامل کئے ہیں۔

السمعانی، عمر بن علی القرشی، حافظ عبدالغنی، شیخ موفق الدین بن قدامہ، عبدالرزاق، موسیٰ، شیخ علی بن ادریس، احمد بن مطیع الباجسرائی ابوھریرہ، محمد بن لیث الوسطانی، اکمل بن مسعود الھاشمی، ابوطالب عبداللطیف بن محمد بن القبیطی[1]

**معاصرین:۔** آپ نے بغداد شریف میں تہتر سال گزارے اور پانچ عباسی خلفاء:۔

مستظہر باللہ (۴۸۷ھ — ۵۱۵ھ)
مسترشد باللہ (۵۱۵ھ — ۵۲۹ھ)
راشد باللہ (۵۲۹ھ — ۵۳۰ھ)
المقتفیٰ لامراللہ (۵۳۰ھ — ۵۵۵ھ)
اور مستنجد باللہ (۵۵۵ھ — ۵۶۶ھ)

یکے بعد دیگرے آپ کے سامنے مسند خلافت پر بیٹھے[2] اس دور کے چند معروف اور ممتاز بزرگانِ دین کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرۃ شیخ حماد الدباس متوفی ۵۲۵ھ۔
۲۔ حضرۃ المبارک ابوسعید المخرمی (۴۴۶ھ - ۵۱۳ھ)
۳۔ حضرۃ شیخ عدی بن مسافر متوفی ۵۵۵ھ

---

[1] الذہبی، شمس الدین، سیر اعلام النبلاء، بیروت، مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۵ھ ج ۲۰ ص ۴۴۲

[2] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت کراچی مجلس نشریات اسلام ۲۰۰۶ء ج ۱

۴۔ حضرۃ شیخ علی بن الہیتی متوفی ۵۶۴ھ
۵۔ حضرۃ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ[1]
(۴۹۰ھ - ۵۶۳ھ)
۶۔ حضرۃ شیخ ابو محمد القاسم بن عبدالبصری متوفی ۵۸۰ھ
۷۔ حضرت شیخ قضیب البان متوفی ۵۷۰ھ
۸۔ حضرۃ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی[2]
۹۔ حضرۃ شیخ بقا بن بطو۔
۱۰۔ حضرۃ شیخ شریف ابو سعید علی قیلوی ۵۵۷ھ
۱۱۔ حضرۃ شیخ ماجد کردی المتوفی ۵۶۴ھ
۱۲۔ حضرۃ شیخ ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی
(۴۴۰ھ - ۵۳۵ھ)
۱۳۔ حضرۃ شیخ شہاب الدین سہروردی متوفی ۶۳۲ھ
۱۴۔ حضرۃ شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود البزاز (۵۳۴ھ-۶۰۸ھ)
۱۵۔ حضرت شیخ علی بن ادریس یعقوبی المتوفی ۶۱۹ھ
۱۶۔ حضرۃ شیخ عبداللہ الجبائی الشافعی (۵۲۱ھ - ۶۰۵ھ)
۱۷۔ حضرۃ احمد بن مبارک المقری المتوفی (۵۷۰ھ)

**تصانیف:۔** حضرت امام یافعی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پیرانِ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تمام کتب اور تالیفات جو مختلف علوم میں ہیں ان کی تعداد تیس (۳۰) سے زیادہ ہے[3] ان میں سے

---

[1] یہ حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے چچا اور مرشدِ طریقت تھے۔
[2] یہ حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے سسر بھی تھے۔
[3] عبدالجلال، عرفان، ۱۹۷۹ء ص۵

صرف ۱۵ کتابوں کا ذکر مختلف مآخذ میں ملتا ہے۔ شاید باقی تصانیف حوادثِ زمانہ کی بدولت ضائع ہوگئیں۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور کے "دائرہ معارف اسلامیہ"[1] میں درج ذیل پندرہ کتابیں دی گئیں ہیں۔

۱۔ الغنیۃ الطالبی طریق الحق[2] (طبع مصر ۱۲۸۸ھ
یہ غنیۃ الطالبین کے نام سے معروف ہے)
۲۔ الفتح الربانی والفیض الرحمانی[3]
۳۔ الفیوضات الربانیہ فی الاوراد القادریہ
۴۔ فتوح الغیب[4]
۵۔ حزب البشائر الخیرات (طبع مصر)
۶۔ تحفۃ المتقین
۷۔ حزب الرجاء والانتہاء
۸۔ الرسالۃ الغوثیۃ (بغداد میں وزارتِ اوقاف کے کتب خانے میں موجود ہے)
۹۔ الکبریت الاحمر فی الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۰۔ مراتب الوجود
۱۱۔ یواقیت الحکم

---

[1] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور۔ دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳۱-۲

[2] حاجی خلیفہ، کشف الظنون، بیروت، دار العلوم الحدیثہ ج ۲ ص ۱۲۱۱، عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، احیاء التراث ج ۵ ص ۳۰۷

[3] ذیلی کشف الظنون ج ۴ ص ۱۶۴، ایضاً معجم المؤلفین ج ۵ ص ۳۰۶

[4] ایضاً ج ۲ ص ۱۲۴۱، ایضاً کشف الظنون ج ۲ ص ۱۲۴۱

۱۲۔ معراج لطیف المعانی

۱۳۔ جلاء الخاطر فی الباطن والظاهر[1]

۱۴۔ سر الاسرار ومظهر الانوار فیما یحتاج الیه الابرار[2]

۱۵۔ آداب السلوك والتوصل الی منازل الملوك[3]

علاوہ ازیں علامہ رشید رضا نے قرآن کریم کی تفسیر کے ایک خطی نسخے کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ مفتی طرابلس (شام) کے کتب خانے میں موجود ہے[4]

**کرامات:-** حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامات بے حد و بے حساب ہیں۔ امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

| | |
|---|---|
| واما کراماته یعنی الشیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ فخارجه عن الحصر وقد اخبرنی من ادرکت من اعلام الائمة ان کراماته تواترت او قربت من التواتر ومعلوم بالاتفاق انه لم یظهر ظهور کراماته لغیره من شیوخ الآفاق[5] | اور آپ یعنی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات شمار سے خارج ہیں اور مجھ کو ان لوگوں نے خبر دی ہے جو زمانہ کے مشہور امام ہیں کہ آپ کی کرامات متواتر ہیں یا قریب بہ تواتر ہیں اور بالاتفاق معلوم ہے۔ کہ آپ کے کسی ہم عصر شیخ سے ان جیسی کرامات ظہور میں نہیں آئیں۔ |

---

[1] عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت: احیاء التراث عربی ج ۵ ص ۳۷

[2] ایضاً

[3] ایضاً

[4] اردو دائرۃ المعارف اسلامیہ، لاہور: دانش گاہ پنجاب ۱۹۷۳ء ج ۱۲ ص ۹۳۲

[5] جامی عبد الرحمن۔ نفحات الانس ص ۵۰۸

شیخ الاسلام محی الدین نووی بُستان العارفین میں رقم طراز ہیں۔
جس کثرت سے ثقہ راویوں کے ذریعے ہم تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی کرامات پہنچی ہیں۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی اور شیخ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں[1]۔

| | |
|---|---|
| قال الشیخ عزالدین بن عبدالسلام ما نقلت کرامات احد بالتواتر الا شیخ عبدالقادر[2] | حضرت شیخ عزالدین بن سلام کہتے ہیں کہ (حضرت) شیخ عبدالقادر (جیلانی رضی اللہ عنہ) کے سوا کسی ایک کی کرامات تواتر کے ساتھ نقل نہیں کی گئیں ہیں۔ |

عصر حاضر کے ممتاز مؤرخ ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں۔
سیدنا عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کی کرامات کی کثرت پر مؤرخین کا اتفاق ہے۔ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام اور امام ابن تیمیہ کا قول ہے کہ شیخ کی کرامات حد تواتر کو پہنچ گئی ہیں[3]۔

**اولادِ امجاد:-** علامہ ابن نجار نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ میں نے سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی کے بیٹے سید عبدالرزاق سے سُنا کہ میرے والد بزرگوار کے محجہ سمیت ننانوے (۹۹) بچے تھے جن میں سینتالیس (۴۷) لڑکے اور باقی لڑکیاں تھیں، اور یہ چار بیویوں سے تھے۔ آپ کی تمام اولاد صاحبِ کمال اور صاحبِ فضیلت تھی ان میں تیرہ (۱۳) صاحبزادے خصوصاً علوم ظاہری و باطنی میں تازیست اپنے والد بزرگوار کے نقشِ قدم پر چلتے رہے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں[4]۔

---

[1] محمد یحییٰ تاذفی، قلائد الجواہر ص ۴۷۵۔ [2] عبدالحی ابن العماد الحنبلی، شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، بیروت دارالآفاق الجدیدہ، ج ۴ ص ۲۰۔ [3] ابوالحسن علی ندوی، تاریخ دعوت وعزیمت، کراچی، مجلس نشریات اسلام ج ۱ ص ۲۱۔ [4] عبدالجلال، عرفان ۱۹۷۹ء ص ۵۳

۱۔ حضرت سیّد ابوبکر عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (سنہ ۵۳۲ھ تا سنہ ۶۰۴ھ)
۲۔ حضرت سیّد شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۵۹۲ھ
۳۔ حضرت سیّد عبدالجبار رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۵۷۵ھ
۴۔ حضرت سیّد شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۶۰۰ھ
۵۔ حضرت سیّد شیخ عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۵۸۶ھ
۶۔ حضرت سیّد عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۵۹۳ھ
۷۔ حضرت سیّد عبداللہ قدس سرہٗ۔ المتوفی سنہ ۵۸۹ھ
۸۔ حضرت سیّد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۵۷۳ھ
۹۔ حضرت سیّدنا شیخ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۶۰۳ھ[1]
۱۰۔ حضرت سیّد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ۔ المتوفی سنہ ۶۰۰ھ
۱۱۔ حضرت سیّد شیخ موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ المتوفی سنہ ۶۱۸ھ
۱۲۔ حضرت سیّد شیخ صالح رحمۃ اللہ علیہ۔
۱۳۔ حضرت سیّد عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ۔

**وصال:۔** حضرت سیّدنا پیر دستگیر رضی اللہ عنہ کا وصال ۱۰ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ھ سنہ ۱۱۶۶ء میں اکانوے برس کی عمر میں ہوا۔ نماز جنازہ آپ کے صاحبزادے حضرت سیّدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ نے پڑھائی اور آپ کا جسد مبارک باب الازج میں مدرسے میں سپرد خاک کیا گیا[2][3]

---

[1] کتاب ھذا کے مؤلف قبلہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری انہی کی اولاد سے ہیں۔
[2] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواھر (اردو ترجمہ) کراچی مدینہ پبلشنگ سنہ ۱۹۷۸ء ص ۴۶۸
عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین، بیروت، احیاء التراث عربی ج ۵ ص ۳۰۶
[3] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواھر (اردو ترجمہ) کراچی سنہ ۱۹۷۸ء ص ۴۶۸۔

**تصرف بعد از وصال :-** سیّد الاولیاء، رئیس الاصفیاء حضرت شیخ مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چار شیوخ ایسے ہیں جو زندوں کی طرح اپنی قبروں میں رہ کر بھی تصرف کرتے ہیں۔ اور وُہ یہ ہیں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، شیخ معروف کرخی، شیخ ابن قیس حرانی اور شیخ عقیل منجبی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین[1]۔

اور یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ آج بھی اپنے مریدین و متوسلین کی ہر مشکل میں مدد فرماتے ہیں۔ ہر دور میں عوام و خواص نے آپ کی ذات اقدس سے مشکلات و مصائب میں استغاثہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں "صلوٰۃ غوثیہ" کو خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے۔ اور بزرگانِ دین نے اسے آزمودہ اور مجرّب قرار دیا ہے۔ چنانچہ عصرِ حاضر کی نابغہ روزگار شخصیت، بقیۃ السلف، جامع شریعت و طریقت، معروف محقق اور ممتاز روحانی پیشوا حضرۃ علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی قدس سرہٗ نے علمائے اجل اور صوفیائے اکمل کی نگارشات کی روشنی میں "صلوٰۃ غوثیہ" اور "ضرب علی قدم" پر یہ تحقیقی مقالہ قلم بند فرمایا جو کہ دینِ اسلام، سلسلہ ہائے طریقت اور خصوصاً سلسلۂ عالیہ قادریہ کی بہت بڑی خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ قبلہ شاہ صاحب مدظلہ العالی کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے تاکہ اسی طرح عوام و خواص ان کے فیوضات عالیہ سے مستفیض و مستفید ہوتے رہیں۔ آمین ثم آمین۔

سید محمد انور شاہ قادری

۲۹ رمضان ۱۴۱۲ھ اپریل ۲ ۱۹۹۲ء

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، "قلائد الجواہر" (اردو ترجمہ) کراچی مدینہ پبلشنگ ۱۹۷۸ء ص ۳۲۶

حضرت شیخ المحدثین والمفسرین علامہ **جلال الدین سیوطی**[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "الرحمۃ فی الطب والحکمۃ"[2] میں عراق کی جانب قدم لے کر **غوث اعظم** رضی اللہ عنہ کے نام نامی سے ندا کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت براری کے ضمن میں رقمطراز ہیں۔

(فائدہ لقضاء الحوائج)
فمن اراد ذلك فليستقبل القبلة وليقرا الفاتحة و اية الكرسي و الم نشرح و يهدي ثوابها لسيدي الشيخ عبد القادر الجيلاني ويخطو ويسير الى جهة المشرق احدى عشرة خطوة ينادي يا سيدي عبد القادر عشر مرات ثم تطلب حاجتك۔

جو شخص اپنی حاجت براری کی دعا کا ارادہ کرے پس قبلے کی طرف منہ کر کے سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی اور سورۂ الم نشرح پڑھ کر اس کا ثواب اپنے سردار الشیخ عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ عنہ) کو بخشے اور مشرق (عراق) کی جانب پھر جائے اور گیارہ قدم اٹھائے اور دس بار ندا کرے۔
"یا سیدی عبدالقادر"
پھر اپنی حاجت کیلئے دعا کرے۔

---

[1] جلال الدین سیوطی: اپنے وقت کے بہت بڑے عالم دین، بلند پایہ فقیہہ محدث اور بہترین مفسر قرآن تھے۔ آپ کے ہمعصر فضلاء میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جسے آپ سے مناظرہ کرنے کی ہمت ہوتی۔ آپ نے جلالین شریف کا نصف اول تالیف کیا اور تفسیر درمنثور مکمل لکھی۔ آپ کی تصانیف چار سو سے زیادہ ہیں۔ اقوال صحیح کے مطابق آپ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا۔ مفتی غلام سرور لاہوری، خزینۃ الاصفیا اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۸۳ء ص ۳۱

[2] جلال الدین سیوطی، الرحمۃ فی الطب والحکمۃ، پشاور۔ رحمٰن گل پبلشرز ص ۲۷۹۔

عالم علوم ربانی، غوّاص بحرِ عرفانی حضرت العلامہ محمد یحییٰ تاذ[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف لطیف "قلائد الجواہر" میں صلوٰۃ غوثیہ کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں۔

"شیخ علی خبّاز فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم سے سنا کہ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے کہ:۔ (رضی اللہ عنہ)

"جو شخص اپنی مصیبت میں میری مدد چاہے گا، تو اس کی مصیبت رفع کر دی جائے گی اور شدّتِ کرب میں میرا نام لے کر پکارے گا تو اس کی مصیبت دور ہو جائے گی اور جو دو رکعت نماز اس طرح ادا کرے گا کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ

---

[1] محمد یحییٰ تاذ:۔ الشیخ محمد بن یحییٰ التاذفی الحلبی المتوفی ۹۶۳ھ، ثلاث وستّین وتسع مائۃ۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون، بیروت، دارالعلوم الحدیثہ ج۲ ص۱۳۵۳

سورۂ اخلاص اور سلام کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر میرا نام لے کر اپنی حاجت بیان کرے گا وہ انشاءاللہ ضرور پوری ہوگی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ میری قبر کی سمت سات یا گیارہ قدم چل کر حاجت بیان کرے گا تو انشاءاللہ وہ حاجت پوری ہوگی ؎

الحمد للہ انی فی جوارفتیً حامی الحقیقۃ نفاع وضرار

اللہ کا شکر ہے کہ میں ایسے جوان صالح کا قرب حاصل کئے ہوئے ہوں جو حقیقت پرست حق کے لئے نفع رساں اور برائیوں کو دفع کرنے والے ہیں۔

لا یرفع الطرف الا عند مکرمۃ من الحیآء ولا یغضی الا علی عار

وہ اچھائی اور نیکی کے بغیر نظر نہیں اُٹھاتے اور ہر وقت حیاء دامن گیر رہتی ہے اور برائی کو دیکھ کر آنکھ بند کر لیتے ہیں۔

شیخ علی کا قول ہے کہ یہ عمل بہت مجرّب ثابت ہُوا۔[1]

---

[1] محمد یحییٰ تاذ، قلائد الجواہر (اردو ترجمہ) مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ص ۱۳۰۔

حضرت علامہ المحقق المدقق الفہامہ **علی بن سلطان محمد** المشہور بہ **القاری**[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی مقبول و مشہور تالیف نزہۃ الخاطر الفاتر میں تحریر فرماتے ہیں۔

وعن الشیخ ابی الحسن علی الخباز (قدس سرہٗ) قال سمعت الشیخ ابا القاسم عمر البزاز یقول سمعت سیدی السید الشیخ محی الدین عبد القادر (رضی اللہ عنہ) یقول من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ ومن نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ ومن توسل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت حاجتہ ومن

شیخ ابی الحسن علی الخباز (قدس سرہٗ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ ابا القاسم عمر البزاز سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے سردار السید الشیخ محی الدین عبد القادر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مشکل دور ہو جائے گی اور جو شخص انتہائی تکلیف میں مجھے پکارے تو اس کی تکلیف رفع ہو جائے گی اور جو کوئی اللہ تعالیٰ

---

[1] علی بن سلطان محمد القاری :۔ آپ ہرات میں پیدا ہوئے۔ مکہ معظمہ میں جا کر تحصیل علوم کی اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ انتہائی کثیر تعداد میں تصانیف فرمائیں۔ مذہب حنفیہ میں اس کو مجدد کا درجہ دیا گیا ہے۔ سنہ ۱۰۱۴ ہجری میں بمقام مکہ معظمہ انتقال فرمایا۔ لباب المعارف علمیہ مؤلفہ مولوی عبد الرحیم سنہ ۱۹۱۸ء ج ۱۔ ص ۴۳۔

صلّی رکعتین یقرأ فی کل رکعة
بعد الفاتحة سورة اخلاص
احدی عشرة مرة ثمّ یصلّی
ویسلم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد السلام من التشهّد
احدی عشر مرة ویذکرہ
ثمّ یخطو الی جهة العراق
احدی عشر خطوة ویذکر
اسمی ویذکر حاجته فانها
تقضی باذن اللہ[1]

کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے
تو اس کی حاجت پوری ہو جائیگی
اور جو کوئی دوگانہ ادا کرے ہر رکعت
میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ دفعہ
سورۂ اخلاص پڑھے پھر تشہد پڑھ
کر سلام پھیرنے کے بعد نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر گیارہ مرتبہ درود
وسلام پڑھے پھر عراق کی طرف
گیارہ قدم لے اور میرا نام لیکر اپنی حاجت
بیان کرے تو بیشک اللہ کے حکم سے
اس کی حاجت پوری ہو جائے گی

---

[1] ملا علی قاری، نزہۃ الخاطر الفاتر فی ترجمہ سید غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی (عربی) استنبول ۱۳۰۷ھ ص ۶

حضرت شیخ المشائخ، عارف باللہ شاہ ابوالمعالی صاحب[1] رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب تحفۃ القادریہ میں رقم طراز ہیں

"شیخ عمر بزاز[2] سے منقول ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا کہ جو شخص سختی میں مجھے یاد کرے۔ میں اس کی بلا کو دور کر دیتا ہوں۔ اور جو مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرے تو اس کی مصیبت رفع کرتا ہوں اور جو کسی حاجت کے لئے خدا کے حضور میں مجھے وسیلہ بنائے تو میں اس کی حاجت روا کر دیتا ہوں اور جو کوئی دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں

---

[1] شاہ ابوالمعالی قادری لاہوری :۔ آپ حضرت داؤد کرمانی قادری شیر گڑھ شریف کے بھتیجے، داماد اور خلیفہ ہیں۔ آپ نے سید موسیٰ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرمائی۔ حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مستفیض ہوئے۔ لیکن آپ پر قادری نسبت غالب تھی۔ کثیر تصانیف آپ کے قلم مبارک سے منظر عام پر آئیں۔ ان میں تحفۃ القادریہ، نغمات داؤدی، مونس جان، زعفران زار، اور گلدستۂ باغ ارم قابل ذکر ہیں۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ سے انتہائی عقیدت رکھتے تھے۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۲۷۹۔

[2] شیخ عمر البزاز :۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے اصحاب میں سے تھے۔ نہایت عابد و زاہد تھے کافی عرصہ تک حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے۔ اور ان سے فقہ پڑھی اور حدیث کی سماعت کی۔ بغداد کے بازاروں میں کپڑا فروخت کرتے تھے۔ رمضان المبارک ۶۰۸ھ میں وفات پائی اور بغداد کے غربی کونے میں دفن کئے گئے۔ آپ کی ولادت ۵۳۳ھ کو ہوئی۔ ابراہیم عبدالغنی المختصر فی التاریخ شیخ الاسلام سیدنا عبدالقادر گیلانی و اولادہ، طاہر علاؤالدین ناظم آباد کراچی ص ۴۲

سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص اور سورۂ کافرون
گیارہ گیارہ دفعہ پڑھے اور پھر گیارہ دفعہ درود پیغمبر
علیہ السلام پر بھیجے اور سلام کہے اور اس کو یاد کرے بیشک
اس کی حاجت پوری ہو گی۔[1]

---

[1] شاہ ابوالمعالی، تحفۃ القادریہ (اردو ترجمہ) ملک فضل دین لاہور ۱۳۲۴ھ ص ۵۰

سند المحدثین، امام الحدیث فی الھند،
شیخ محقق الشیخ **عبدالحق محدث دہلوی** رحمۃ اللہ
نے بہجۃ الاسرار کی تلخیص "زبدۃ الآثار"[1] کے نام سے فرمائی۔
اس میں مسئلہ مذکورہ ان الفاظ میں موجود ہے۔

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"جب اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو اس وقت تم میرے متعلق بارگاہِ ایزدی میں سوال کیا کرو۔ جو کوئی مصائب اور مشکلات میں مجھے پکارتا ہے۔ اس کی مصیبت اور مشکل فوراً دور کر دی جاتی ہے۔ جو شخص مجھے وسیلہ بنا کر دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میرے وسیلے سے اس کی مشکل حل کر دیتا ہے اور جو شخص مندرجہ ذیل طریقہ پر دو نفل ادا کریگا۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ ہر رکعت میں سورۂ اخلاص گیارہ بار پڑھے اور اس کے بعد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھے اور پھر گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چل کر میرا نام پکارے اور اپنی حاجت بیان کرے۔ مجھے اللہ تعالیٰ پر یقین ہے کہ وہ سائل کی حاجت پوری کرے گا۔"[2]

---

[1] زبدۃ الآثار تلخیص بہجۃ الاسرار، اس کا اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے کیا ہے جو کہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور سے ۱۹۹۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔

[2] زبدۃ الآثار (اردو ترجمہ) ص ۱۱۵۔

## جامع شریعت وطریقت، امام المحدثین، شیخ الہند حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی[1] رحمۃ اللہ علیہ نے دوگانہ شریف اور عراق کی جانب قدم لینے پر ایک مستقل رسالہ مسمی "ضرب الاقدام" تصنیف فرمایا جس کا اردو ترجمہ فارسی متن کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

| | |
|---|---|
| دوگانہ کہ متعارف است در سلسلۂ شریفہ قادریہ امری مقرر و مشہور و معمول است و بعضے فقہا را بجہت اقدام کہ آن معلوم خواہد شد | دوگانہ[2] کا پڑھنا ایک جانا پہچانا فعل ہے جو کہ سلسلۂ عالیہ قادریہ میں ثابت شدہ امر اور مشہور و معمول ہے۔ اور بعض فقہا کو قدم[3] لینے پر اعتراض ہے جس کا ذکر آگے |

[1] حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی محرم ۹۵۸ھ میں دہلی میں حضرت مولانا سیف الدین صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی پھر مکہ معظمہ میں حضرت شیخ عبدالوہاب متقی سے علوم حدیث کی تکمیل فرمائی اور ہندوستان واپس آکر درس حدیث کے ذریعے مسلمانوں کے بکھرے ہوئے شیرازے کو منظم کیا۔ آپ نے ساٹھ (۶۰) کتابیں مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائیں۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ کو خصوصی عشق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے مناقب پر لکھی گئی قدیم ترین کتاب بہجۃ الاسرار کا خلاصہ زبدۃ الآثار کے نام سے تحریر فرمایا۔ اس کے مقدمے میں لکھتے ہیں "میری دلی خواہش ہے کہ میرا نام بھی جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والوں، مریدوں اور محبوبوں میں لکھا جائے۔" علم و معرفت کا یہ آفتاب جس نے چورانوے برس تک فضائے ہند کو اپنی ضوفشانی سے منور رکھا، ۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ سنہ ۱۶۵۲ء کو غروب ہوگیا۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ از خلیق احمد نظامی، دہلی، ندوۃ المصنفین سنہ ۱۹۵۳ء

[2] دوگانہ سے مراد وہ نماز ہے جو مغرب کے بعد دو رکعت نفل ادا کئے جاتے ہیں اور اس کو صلوٰۃ الاسرار بھی کہتے ہیں۔ [3] دوگانے کی ادائیگی کے بعد بغداد شریف کی طرف منہ کرکے گیارہ قدم لینا اور جناب حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا نام لے کر استمداد طلب کرنا۔

سخن است و بعضے از بیگانگان متصوفہ
نیز شکے دارند و مستغرب شمارند
فقیر حقیر کاتب حروف را کلام مبلغ
علم وی کہ دراں حاصل بودہ نوشتہ
آمد و اقوی دلائل و اوضح مسائل
دریں باب کتاب بہجۃ الاسرار کہ
معدن الانوار و معتبر و مقرر و مشہور
و مذکور است و مصنف آن کتاب
از مشاہیر مشائخ و علماء است میان
وے و حضرت شیخ رضی اللہ عنہ دو
واسطہ است و مقدم است بر امام
یافعی کہ ایشان نیز از منتسبان سلسلہ
شریفہ و محبان جناب حضرت غوث اعظم
و قول امام عبداللہ یافعی کہ در مدح
حضرت ایشان گفتہ ان کراماتہ
بلغت حد التواتر و معلوم
بالاتفاق ما بلغت مثلہا
من احد من شیوخ الآفاق
و احوال صاحب بہجۃ الاسرار آنچہ
معلوم است نوشتہ خواہد شد

آئے گا نیز وہ لوگ جو کہ تصوف کے علوم سے بے بہرہ
ہیں۔ اس (قدم لینے میں) شک کرتے ہیں اور اسے
ایک عجیب سی بات تصور کرتے ہیں۔ اس فقیر حقیر
محرر کو اپنی استعداد علمی کے مطابق اس
مسئلے کے بارے میں جو علم حاصل تھا یہاں
تحریر کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ نہایت ہی قوی
دلائل اور واضح مسائل کے ساتھ "بہجۃ
الاسرار یعنی معدن الانوار" میں مذکور ہے۔ جو کہ
انتہائی معتبر ثابت شدہ اور مشہور کتاب ہے۔
بہجۃ الاسرار کا مصنف دنیائے اسلام کے
مشہور مشائخ اور علماء میں سے ہے۔
اس مصنف اور حضرت سیدنا غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کے درمیان دو واسطے ہیں۔
اور یہ متقدم ہیں امام یافعی سے جو سلسلۂ
عالیہ شریفہ قادریہ میں نسبت رکھتے
ہیں اور حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
کے محبین میں سے ہیں۔ یہ حضرت
امام عبداللہ یافعی حضور غوث اعظم
رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں کہ
بے شک آپ کی کرامات حد تواتر[1]

[1] حد تواتر کے معنی یہ ہیں کہ یہ کرامات نہایت ہی ثقہ اور متقی لوگوں سے اتنی کثرت کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں کہ جن میں کسی قسم کا الحاق اور شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ (حاشیہ جاری ہے)

و مقصود اینجا حکایتے چند است که معلوم فقیر بود نوشته می شود وقتیکه این فقیر در مکه معظمه بود در خدمت شیخ اجل متقی شیخ عبدالوہاب کہ مرید امام ہمام حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ اسرارہما العزیز بود نداز حال این دوگانہ شریفہ پرسیدم کہ این چیست کہ این دو رکعت درین سلسلہ میگذارند فرمودند شیخ ما قادری بودند از ایشاں نیز دیدہ و شنیدہ نشدہ است فقیر عرض کرد کہ ذکر این دوگانہ در بہجۃ الاسرار واقع شدہ است فرمودند کہ آں کتاب معتبر است و مانزدیک این مقابلہ کردیم و عادت شریف چناں بود کہ اگر کتابے مفید

کو پہنچ چکی ہیں۔ اور بالاتفاق یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس جہاں میں کسی بھی شیخ کی کرامتیں نہ آپ کی کرامات تک پہنچی ہیں اور نہ ہی آپ کی کرامات کی مثل ہیں۔ نیز صاحب بہجۃ الاسرار کے جو حالات معلوم ہیں تحریر کیئے جائیں گے اور اس جگہ چند واقعات جو کہ اس فقیر کے علم میں تھے بیان کرنا اور لکھنا مقصود ہے یہ فقیر جس وقت مکہ معظمہ میں شیخ اجل متقی (جناب) شیخ عبدالوہاب کی خدمت اقدس میں موجود تھا اور یہ حضرت شیخ علی متقی قدس اللہ سرہما العزیز کے مرید تھے۔ تو فقیر نے حضرت

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) شیخ الاسلام محی الدین نووی اپنی کتاب "بستان العارفین" میں تحریر کرتے ہیں۔ کہ جس کثرت سے ثقہ راویوں کے ذریعے ہم تک حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی کرامات پہنچی ہیں۔ ہمیں علم نہیں کہ کسی اور شیخ سے اس قدر کرامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ بحوالہ قلائد الجواہر ص ۴۷۵

۱؎ شیخ عبدالوہاب متقی ہندوستان کے اُن عدیم المثال علماء حدیث میں سے تھے جنہوں نے مکہ معظمہ کے ایک گوشے میں بیٹھ کر ساری علمی دنیا کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اور اپنے علمی تبحر کا سکہ حجاز، یمن، مصر اور شام سے منوایا تھا۔ حیات شیخ عبدالحق ص ۱۰۲

دنافع باشد مقابلہ می کردند کہ این مطلب
از کتاب برآرند بدست فقیر دادند کہ
این را پیدا کنید فقیر چوں کتاب بکشاد
ہمیں مبحث برآمد در باب فضائل
اصحابہ وبشراہم رضی اللہ عنہم اخبار کثیر
از مشائخ عظام واولیاء کرام آوردہ و
ہمہ دلالت دارند بر بشارت غریبہ و
فضائل عظیمہ کہ در حیرت می آرد و
در آخر باب میگوید قال رضی اللہ عنہ
اذا سألتم اللہ فاسئلوہ بی
وقال من استغاث بی فی
کربۃ کشف عنہ ومن نادانی
باسمی فی شدۃ فرجت عنہ و
من توسل بی الی اللہ عزوجل
قضیت لہ ومن صلی رکعتین
یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ
سورۃ الاخلاص احدی
عشر مرۃ ثم یصلی ویسلم
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعد السلام ثم یخطو الی
العراق احدی عشر خطوۃ و
یذکر اسمی و یذکر حاجتہ

شیخ اجل (شیخ عبدالوہاب) سے
اس دوگانہ شریف کے بارے میں پوچھا
کہ یہ کیا ہے؟ جو کہ اس سلسلہ (قادریہ)
کے لوگ دو رکعت پڑھتے ہیں۔ انہوں
نے کہا "میرا شیخ قادری تھا ان سے
یہ نہ دیکھا گیا ہے اور نہ سنا گیا ہے"
اس فقیر نے عرض کیا کہ اس دوگانہ کا
ذکر بہجۃ الاسرار میں موجود ہے۔ آپ نے
فرمایا "یہ کتاب معتبر ہے اور ہم نے
اس عبارت کو دیکھا ہے"۔ اور یہ
آپ کی عادت شریفہ تھی، کہ اگر کوئی
مفید اور نافع کتاب ہوتی، تو اس کا
مقابلہ کرتے تھے کہ دوسری کتاب
میں بھی اس کا یہی مطلب ہے۔
فقیر کو یہ کتاب دے کر فرمایا کہ "یہ مسئلہ
اس میں تلاش کرو"۔ فقیر نے جونہی،
کتاب کو کھولا تو یہ بحث سامنے
آگئی۔ جو کہ "باب فضائل اصحابہ وبشراہم"
کے ضمن میں ہے۔ صاحب کتاب نے
مشائخ عظام اور اولیائے کرام سے
بہت زیادہ خبریں بیان کی ہیں جو
کہ حیرت میں ڈال دیتی ہیں اور یہ

فانها تقضی فقال الشیخ عبد الوهاب لعل هذه الروایة لم تبلغ الشیخ والله اعلم۔ وذکره فی تصانیف الامام عبدالله یافعی وغیره کثیر لاتعد ولاتحصی وذکر تخطے بجانب عراق بجهت آنست که ایشاں از مشائخ عراق اند ودر بغداد بودند ودرینجا حکایتے یاد می باید که از سیاحت عزوجل، ایشاں ارفع است اما خالی از چیزے نیست ومناسبتے بمقصود دارد وآں اینست که شخصے بقدرے علم فقه داشت از ولایت آمده بود واصل از کشمیر بود درگذاردن ایں دوگانه درمی افتاد وبمردم بحث میکرد علماء لاهور که منتسب سلسله شریفه بودند متعرض دررد کلام وے شدند وبعضے باشند که اکتفا بتوجه ودعائے تخطے نموده باشند ایں کشمیری.. بدارالخلافة فتح درآمد درزمان.. سلطان اکبر بادشاه وایں سلطان درآن وقت مقید بتشرع وتعبد و

سب کی سب نادر بشارات اور عظیم فضائل پر دلالت کرتی ہیں اور اس باب کے آخر میں فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال کرو تو میرے وسیلے سے کرو اور فرمایا جو کوئی بھی مصیبت میں مجھ سے استغاثہ (مدد) طلب کرے تو اس کی مشکل اس سے ٹل جائے گی۔ اور جو شخص انتہائی تکلیف میں مجھے پکارے تو اس کی تکلیف دور ہو جائے گی اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے حضور میرا وسیلہ پیش کرے گا۔ تو اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ اور جس نے دوگانہ ادا کیا اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی پھر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا۔ اور سلام پھیرنے کے بعد عراق کی طرف گیارہ قدم چلا اور میرا نام لے کر اپنی ضرورت بیان کی۔ پس بے شک اس کی حاجت پوری ہو جائے گی۔ پھر شیخ عبدالوہاب

اعتقاد مشائخ بسیار بود چند گاہ
خطبہ نیز خود میخواند بعد از نماز ایں
کشمیری در مقابلۂ سلطانِ وقت
بایستاد کتابے در دست پرسیدند
چہ کس است و چہ می گوید و چہ می
خواہد گفت من مردے غریب ام
واز بعضے اہلِ بدعت آزار دیدم
بفریاد نزد حضرت شما آمدم کہ فریادی
کنید فرمودند آن چیست گفت
در سلسلۂ قادریہ مریدان شیخ عبدالقادر
رحمۃ اللہ علیہ اند کہ نماز میگذارند و متوجہ
بجانبِ عراق می شوند و یازدہ گام
می زنند و دُعا می کنند و ذکرِ شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ میکنند

نے فرمایا کہ شاید یہ روایت ہمارے شیخ
کو نہیں پہنچی۔ واللہ اعلم)
اور اس کا ذکر امام عبداللہ یافعی[1] وغیرہ کی
تصانیف کے علاوہ دیگر بہت سی کتابوں
میں آیا ہے جو کہ اَن گنت و بے حساب ہیں۔
اور عراق کی طرف قدم اُٹھانے کی وجہ یہ
ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مشائخ عراق سے
تھے اور بغداد میں رہتے تھے۔ اس مقام
پر ایک یادگار واقعہ جو کہ آپ رضی اللہ عنہ
کی شان و بزرگی میں بلند مقام رکھتا ہے
اور حکمت سے خالی نہیں۔ نیز مسئلہ مذکورہ
سے نہایت ہی مناسبت رکھتا ہے
اور وُہ یہ ہے کہ ایک شخص جو کہ فقہ کا عالم
تھا کشمیر کا تھا اور سرحد سے آیا تھا۔ اُس نے

---

[1] امام عبداللہ یافعی :۔ عفیف الدین عبداللہ بن اسد یافعی شام میں پیدا ہوئے۔ آپ کو قطب مکہ اور نزیل الحرمین بھی کہتے ہیں۔ آپ کی مشہور تصانیف درالنظم، روضۃ الریاحین، خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ اور مراۃ الجنان فی حوادث الزمان ہیں۔ حضرت شاہ نعمت اللہ ولی صاحب آپ کے مُرید ہیں جبکہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت صاحب نے بھی آپ سے مکہ مکرمہ میں استفادہ کیا تھا۔ آپ نے ۷۶۸ھ میں انتقال فرمایا۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۳۶۹ - و مخدوم جہانیاں از محمد ایوب قادری ص ۱۳۷)

واستغاثہ می کنند و حاجت خود مے
خواہند و ایں کتاب ابن قیم کہ از کبار
علماء حنابلہ است در وی نوشتہ
است این گام زدن بجانب عراق
بدعت و نامشروع است من منع
ازاں میکنم ایذا رسی دھند بادشاہ
فرمود کہ ایں گام زدن بجانب عراق
در نفسِ نماز است یا بیرون آں
عُلماء کہ حاضر بودند ہمہ گفتند کہ بیرون
نماز است توجّہ بجانب غوث
الثقلین رضی اللہ عنہ می کنند و از خدا
حاجت مے خواہند بادشاہ گفت
کہ ازیں چہ لازم آمد ما کہ بزیارت
حضرت خواجہ معین الدین اجمیری آگرہ
پیادہ باجمیر رفتیم ایشاں اگر چند قدم
بجانبِ عراق روند و بایستند و توجّہ
نمایند و استغاثہ کنند چہ لازم می
آید آں کشمیری ملزم شدہ و مَردود
گشتہ بدر رفت و میگویند کہ حالش
خراب شد و بمرگِ بد از عالم رفت و
تتمہ رسالہ بذکر احوالِ مُصنّف بہجۃ
الاسرار آوردیم ذہبے صاحب کشف

اِس دوگانہ کی مخالفت شروع کردی اور
لوگوں کے ساتھ بحث و مناظرہ کرنے لگا
علمائے لاہور جو کہ اِس سلسلۂ شریفہ کے
ساتھ نسبت رکھتے تھے۔ اُس کے ساتھ
اُلجھ پڑے اور اُس کی گفتگو کا رَدّ کیا۔
اور بعض نے (اس دوگانے کی طرف)
توجہ مرکوز کی اور قدم لے کر دُعائیں کرنی
شروع کردیں۔ یہ کشمیری دار الخلافہ (دہلی)
میں آیا۔ یہ اکبر بادشاہ کا دور تھا۔ اُس زمانے
میں بادشاہ شریعت کا پابند، عبادت گذار
اور مشائخ کے ساتھ انتہائی اعتقاد رکھتا
تھا۔ اور کبھی کبھی خطبہ بھی بذاتِ خود دیا
کرتا تھا۔ (ایک دفعہ) نماز کے بعد یہ
کشمیری ہاتھ میں کتاب لیئے ہوئے بادشاہ
وقت کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ بادشاہ نے
پوچھا: یہ شخص کون ہے؟ کیا کہتا ہے!
اور کیا چاہتا ہے؟۔ اُس کشمیری نے
کہا کہ مَیں ایک مُسافر ہوں اور بعض اہلِ
بدعت نے مجھے ایذا پہنچائی ہے۔
آپ حضور کی خدمت میں فریاد لے کر
آیا ہوں کہ آپ میری فریاد رسی
کریں۔

کہ در اسماء الرجال تصنیف کردہ است
واز کبار مشائخ محدثین است واورا
امیر جلال الدین محدث در روضۃ
الاحباب و محدثانِ دیگر در تنقید
احادیث و تصحیح اخبار محک و
معیار گویند در طبقات المقرئین ذکر
وے کردہ وھذا عبارتہ
علی بن یوسف ابن جریر
اللخمی الشطنوفی الامام
الاوحد المقری النحوی
نور الدین شیخ القراء۔۔
بالدیار المصریۃ ابو الحسن
اصلہ من الشام و ولد
بالقاھرۃ فی اربع واربعین
وست مائۃ سمع من
النجیب عبد اللطیف و
جماعتہ وقرء بالروایۃ
علی النقی الجرایدی

بادشاہ نے کہا کہ وُہ کیا ہے؟ اُس نے کہا
کہ قادریہ سلسلے میں شیخ عبد القادر
رحمۃ اللہ علیہ کے مرید نماز پڑھ کر عراق
کی طرف متوجہ ہو کر گیارہ قدم لیکر
دُعا کرتے ہیں۔ اور عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ کا نام لے کر امداد طلب کرتے
ہیں اور اپنی حاجت براری چاہتے ہیں
یہ ابن[1] قیم کی کتاب ہے، جو کہ حنبلیوں کے اکابر
علماء سے ہیں۔ اُس نے اس کتاب میں
لکھا ہے کہ "عراق کی طرف یہ قدم۔۔
اٹھانا بدعت ہے، اور شریعت کے خلاف ہے"
چنانچہ میں انھیں اس کام سے منع کرتا ہوں
اور وُہ مجھے دُکھ پہنچاتے ہیں۔ بادشاہ نے
کہا کہ عراق کی جانب یہ قدم اٹھانا نماز کے
اندر ہے یا نماز سے باہر ہے۔ وُہ علماء جو
اُس وقت حاضر تھے، سب نے کہا کہ یہ
قدم اُٹھانا نماز میں نہیں بلکہ نماز سے
باہر ہے۔ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ

---

[1] ابن قیم:۔ پُورا نام شمس الدین محمد بن ابی بکر بن سعد ابن قیم الجوزیہ ہے۔ ۶۹۱ھ میں دمشق
میں پیدا ہُوئے۔ ابن تیمیہ اور دُوسرے جلیل القدر عُلماء سے تحصیل عُلوم کیا۔ ایک سو سے زائد کتابیں
تصنیف کیں ۷۵۱ھ میں انتقال کیا۔ (لباب المعارف علمیہ ص ۱۰۱)

والصفی خلیل وھٰذہ الطبقۃ
فی حیات اللخمی فلو قرأ
علیہ یضم الی فضلہ علو
الاسنادہ تصدر القراء۔۔
بالجامع الازھر وغیرہ و
تکاثر علیہ الطلبۃ و
حضرۃ مجلس قرانہ فاعجبنی
صمتہ وسکوتہ وکان ذاعزام
بالشیخ عبدالقادر الجیلی
رضی اللہ عنہ وجمع اخبارہ ومناقبہ
فی نحو ثلث مجلدات ھٰذہ
عبارۃ الذھبی فی طبقات
المقرئین وذکر الشیخ شمس الدین
محمد بن الجزری مصنفہ کتاب حصن حصین

کی طرف توجہ کر کے اللہ تعالیٰ سے حاجت
طلب کرتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اس
سے کونسی (غیر شرعی) بات لازم آرہی
ہے؟ جبکہ ہم لوگ حضرت خواجہ[1] معین
الدین چشتی کی زیارت کے لئے آگرے
سے پیادہ پا اجمیر شریف جاتے ہیں۔
اگر یہ عراق کی طرف چند قدم چلے یا
کھڑے ہوئے اور توجہ کر کے استغاثہ
کیا تو اس سے کون سی (غیر شرعی چیز)
لازم آتی ہے۔ وہ کشمیری قصوروار
ٹھہرا اور مردود قرار دے کر نکال
دیا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کی حالت
خراب ہوگئی اور نہایت ہی بری موت
مرا۔ اور اس رسالہ کا اختتامی حصہ

---

[1] خواجہ معین الدین چشتی اجمیری:۔ آپ ۱۴ رجب ۵۳۶ھ بروز پیر بمقام چشت پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم سمرقند و بخارا میں حاصل کئے نیشاپور میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور بیس سال تک مرشد کی صحبت میں رہ کر سلوک و معرفت کی اعلیٰ منازل طے کیں۔ مرشدِ ارشد کی اجازت سے ظلمت کدۂ ہند تشریف لائے اور ایک عالم کو اپنے نورِ عرفان سے منور فرمایا اور اجمیر شریف کو اسلام کا مرکز بنا دیا۔ ۶۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔ خواجہ معین الدین اجمیری، مولانا معین الدین، مکتبۂ نبویہ لاہور، ص ۱۲۱۔

و شیخ مشائخ علم القراءۃ والحدیث فی تذکرۃ لہ فی احوال القراءۃ ونحوہ نقل عبارۃ الذہبی وقال ماحاصلہ انی قراءۃ ھذا الکتاب اعنی بہجت الاسرار بمصر وکان فی خزانۃ سلطان فلان من سلاطین المصر علی الشیخ عبدالقادر وکان من اجلہ مشائخ المصر فاجازنی روایۃ الی اٰخر ماذکر وصل ودر اینجا نکتہ ایست کہ مطالب محرم رامی

جو کہ مصنف (ملا نورالدین ابی الحسن علی بن یوسف الشافعی اللخمی رحمۃ اللہ علیہ) کے حالات کے ضمن میں ہے۔ بہجۃ الاسرار سے لیا گیا ہے۔ امام[1] ذہبی جو کہ حدیث کے جلیل القدر علماء سے ہیں اور اسماء الرجال پر کشف نامی کتاب بھی تصنیف کی ہے۔ ان کو محدث امیر جلال الدین نے اپنی کتاب روضتہ الاحباب میں اور دیگر محدثین نے احادیث کی تنقید اور اخبار کی تصحیح میں محک[2] اور معیار تسلیم کیا ہے۔

---

[1] امام ذہبی :- علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ۶۷۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اکابر محدثین سے ہیں اور فنون حدیث میں یکتائے روزگار رہیں۔ اسناد کے علل اور اسقام جاننے میں اس کی نظر وسیع تھی۔ راویوں کے تشابہ اسماء سے پیدا ہونے والے وہم اور مغالطہ کو رفع کرنے میں ید بیضا دکھاتے تھے۔ کثیر التصانیف بزرگ ہیں: تاریخ البلاد بیس جلد۔ طبقات الحفاظ دو جلد، طبقات القراء دو جلد اور تہذیب التہذیب مشہور کتابیں ہیں۔ ۷۴۸ھ میں انتقال فرمایا۔ لباب المعارف علمیہ مؤلفہ عبدالرحیم، آگرہ ۱۹۱۸ء ج ۱ ص ۴۵۔

[2] محک کسوٹی کو کہتے ہیں جس طرح کہ سونے کے معیار کو معلوم کرنے کے لئے اُسے کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے۔ اسی طرح رجال حدیث کی سند و صحت معلوم کرنے کے لئے امام ذہبی کا نام معیار کی حیثیت رکھتا ہے۔

تواں گفت چوں فقیر در سفر حج با حمد آباد رسید ملاقات حضرۃ شیخ وجیہ الدین حاصل کرد و چند مجلس بملازمت ایشاں رسید و در صحبت اخیر کہ وقت وداع بود التماس کرد کہ فقیر را بہ بعضی مشغولیہا در سلسلہ شریفہ قادریہ مشرف سازند نخست ذکرے فرمودند کہ صورتش اینست یا ھوحیّ و فرمودند کہ ذکریست کہ از حضرۃ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ بصحت رسیدہ است و دیگر اسمے از اسمائے اربعین تعلم نمودند کہ آنرا می خواندہ باشید و صورت مارا تصور می کردہ باشید فقیر طریقہ ایں دوگانہ کہ درین سلسلۂ شریفہ متعارف است اجازت طلب نمود فرمودند بگذارید و بعد از سلام یازدہ قدم جانب عراق بروید بعد ازاں ہر دو کلہ بر زمین نہادہ حاجت خواہید فقیر گفت در کلہ نہادن نفس از خلق حجاب می کشد بطریق بزبانِ ہندی گفتند بیتہہ پر انفس

انہوں نے طبقات المقرئین[1] میں ان مصنف بہجۃ الاسرار کے متعلق لکھا ہے کہ علی بن یوسف بن جریر اللخمی اشطنوفی یگانہ روزگار امام، قاری اور نحوی ہے۔ اس کا لقب نور الدین ہے۔ مصر کے شہروں میں شیخ القراء کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی کنیت ابو الحسن ہے۔ اس کے آبا و اجداد شام کے رہنے والے ہیں۔ اور یہ قاہرہ میں ۶۴۴ھ کو پیدا ہوئے۔ النجیب، عبد اللطیف اور اس کی جماعت سے سماعت کی اور ان سے علی النقی الجرایدی اور الصفی خلیل نے روایات کی قرأت کی۔ یہ طبقہ اللخمی کی زندگی میں موجود تھا۔ پس اگر انہوں نے ان سے یہ قرأت کی ہے تو ان کے علو اسناد کی بہت بڑی فضیلت ہے۔ جامع الازہر میں مسند قراءت کی صدر نشینی کی کثیر طلباء ان کی مجلس میں ہوتے ہیں، میں ان کی مجلس قرأت میں حاضر ہوا تو مجھے ان کی نیک روش اور کم سخنی پسند آئی۔

---

[1] یہ امام ذہبی کی تصنیف ہے۔

بگذارید فقیر چند گاہ تا رسیدن مکہ معظمہ
عمل بدانچہ شیخ وجیہہ الدین فرمودہ
بودند چون در خدمت حضرۃ شیخ
اعز اجل اکرم شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ متقی
کہ مُرید شیخ علی متقی بودند رسید
رابطہ محبت واعتقاد بایشاں ثابت
وقوی شد و درایشان منحصر گشت
طریقہ کہ از شیخ وجیہہ الدین شیخ
محمد غوث مقید و مستند است
از دست رفت اما دریں زمان
کہ ضعف و پیری و ناتوانی عارض
شدہ است ادائے دوگانہ کہ بآں
طریق باید کرد از دست نمی آید۔
چنانکہ نماز فرض نیز استادہ نمی تواند
گذارد دوگانہ نیز نشستہ میگذارد
وبوقتِ توجّہ جانبِ عراق یاغوث

وہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلی رضی اللہ عنہ
کے سچے عاشقوں میں سے تھے۔ اور
آپ کے حالات ومناقب تین جلدوں
میں جمع کیئے ہیں۔ یہ ذہبی کی عبارت ہے
جو کہ طبقات المقرئین میں ہے۔ اور
"حصن حصین" کے مصنّف شیخ مشائخ
علم القرأۃ والحدیث جناب شیخ شمس الدین
محمد بن الجزری[1] نے اپنی کتاب "احوال
القراءۃ ونحوہ" میں اس (مصنّف
بہجۃ الاسرار) کا ذکر کیا ہے۔ اور ذہبی
کی عبارت کو نقل کیا اور کہا جس کا
ماحصل یہ ہے کہ میں نے اس کتاب یعنی
بہجۃ الاسرار کو مصر میں خزانہ شاہی سے
حاصل کر کے شیخ عبدالقادر سے پڑھا جو کہ
مصر کے اکابر مشائخ سے تھے۔ اُس نے
اِس کتاب کے آخر تک کی روایتاً مجھے

---

[1] شمس الدین محمد بن محمد الجزری الشافعی :۔ آپ ۷۵۱ھ میں بمقام دمشق پیدا ہوئے حدیث اور قرأت میں مہارت تامہ حاصل کی۔ قرأت ہفت گانہ پر خصوصی عبور حاصل تھا تفسیر، حدیث، فقہ اور قرأت کے موضوع پر تصانیف فرمائیں۔ حصن حصین ادعیہ ماثورہ پر مشتمل ہے اور یہ اپنے فن پر جامع ترین اور جلیل القدر تصنیف ہے۔ ۸۳۳ھ میں شیراز میں وفات پائی۔ (لباب المعارف علمیہ ج ۱ ص ۴۶)

اغثنی یازدہ بار می گوید واین را بصورت
نخطے خیال می کند و بفرمودہ شیخ
وجیہہ الدین[1] کلمہ بر زمین مے نہد
واین ہم بایشاں مخصوص نیست
اہل این سلسلہ دیگراں نیز میکنند
لیکن فقیر از ایشاں می داند بعد ازاں
سر بردارد و دعا و تضرع و استمداد
واستغاثہ مینماید چنانچہ متعارف است
وبجانب قبلہ بسجدہ رفتہ میگوید
الٰہی بحرمت قطب ربانی غوث
صمدانی سر سبحانی نور رحمانی
ودیگر از آنچہ شریفہ مستحضر می
شود رمیگوید گذاردن دوگانہ
باین طریق قرار یافتہ است اگر
قبول افتد یک عمل دیگر است

اجازت دی۔

یہاں پر ایک عجیب نکتہ ہے جو کہ صاحبانِ
محرم کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ
فقیر سفرِ حج کے دوران احمد آباد (گجرات)
پہنچا تو حضرت شیخ وجیہہ الدین[1] سے ملاقات
کی۔ آپ کی خدمت میں رہ کر چند مجلسیں
نصیب ہوئیں اور رخصتی کے وقت آخری
صحبت میں التماس کیا کہ اس فقیر کو سلسلہ
شریفہ قادریہ کے بعض اشغال سے
مشرف فرمائیے۔ فوراً ہی آپ نے چند ذکر
ارشاد فرمائے۔ جن کی صورت یہ ہے۔
"یا ھو حی" کے متعلق فرمایا کہ یہ وہ
ذکر ہے جو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
سے انتہائی صحت سے پہنچا ہے نیز
اسمائے اربعین سے دیگر اسماء تعلیم

---

[1] حضرت شیخ وجیہہ الدین :- آپ گجرات میں پیدا ہوئے - احمد آباد میں رہائش
اختیار کر کے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں تمام عمر صرف کر دی۔ حضرت
شیخ محمد غوث گوالیاری سے بیعت کی۔ آپ کثیر التصانیف بزرگ ہیں۔ بدایونی لکھتا
ہے کہ شاید ہی کوئی درسی کتاب چھوٹی یا بڑی ہوگی جس پر آپ نے حاشیہ نہ لکھا ہو۔
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلاسل کے مشائخ میں سے ہیں سنہ ۹۵۹ھ میں فوت
ہوئے۔ (درود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۲۹۴ - تذکرۂ علمائے ہند از رحمان علی ص

ظاہر آنست کہ مخصوص بایں فقیر افتاد و
از کس دیگر شنیدہ نشدہ است کہ
پیش از شروع نماز و پیش از ادائے
سُنّت دو رکعت نماز ہمین طریق دوگانہ
کہ یازدہ بار سورۃ اخلاص مے خوانند
میگذارم و ثواب آں بآں درگاہ
عالی منتسبان جناب متعالی میفرستم
بعد ازاں شروع در نماز میکنم و نیت
دوگانہ چنانچہ از مشائخ شنیدہ است
اینست نویت ان اصلی للہ
تعالیٰ رکعتین صلوٰۃ الاسرار
تقربا الی اللہ و انقطاعا
عما سوی اللہ متوجھا الی
جھۃ الکعبۃ الشریفۃ اللہ
اکبر و در تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد
و نوافل دیگر توجہ بانجناب عالی
مے کنم و دو رکعت می گذارم امید

فرمائے کہ یہ بھی پڑھتے رہیئے اور میری
صورت کا تصور کرتے رہیئے۔

اِس فقیر نے اس سلسلہ شریفہ میں
متعارف دوگانے کی اجازت طلب
کی۔ (تو) آپ نے فرمایا پڑھا کرو۔
اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ
قدم عراق کی جانب چلو۔ اس کے
بعد اپنا سر اور پیشانی دونوں زمین
پر رکھ کر اپنی حاجت طلب کرو۔ فقیر نے
کہا کہ اس طرح سر رکھنے سے میرا نفس
مخلوق سے شرم محسوس کرتا ہے۔ ہندی
زبان میں فرمایا۔ "بیتہہ پر انفس")
جو کچھ شیخ وجیہہ الدین نے فرمایا تھا۔
یہ فقیر مکہ معظمہ پہنچنے تک اس پر عمل
پیرا رہا۔ لیکن جب بزرگ و محترم و مکرم
شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں پہنچا
جو کہ شیخ علی متقی[1] کے مُرید تھے اور

---

[1] شیخ علی متقی:۔ آپ مانڈو میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ ابوالحسن بکری، شیخ محمد سخاوی اور شیخ
ابن حجر مکی جیسے بزرگوں سے علوم کی تکمیل فرمائی۔ سلوک و معرفت کی تعلیم ملتان میں حضرت شیخ حسام الدین
صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ اور تمام عمر مکہ مکرمہ میں درس و تدریس اور تصنیف و تالیف میں مصروف رہے
آپ کا فیض حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت عبدالوہاب متقی کی وساطت سے پہنچا
مدینہ منورہ میں ۱۵۶۷ء میں وفات پائی۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرم لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۱۹۵۵ء

کہ قبول اُفتد و چوں فقیر در کشتی بود بوقت برداشتن لنگر اکثر اہل آں مُلک ہمہ ذکر ہا میکردند فقیرے راشنیدم کہ ہاں کلمات مشغول می شد۔ یا کیلانی شیئاً لِلّٰہِ۔ یا جیلانی شیئاً لِلّٰہِ۔ یا عبدالقادر شیئاً لِلّٰہِ۔ و شاہ ابوالمعالی و دیگر عُلمائے این سلسلہ ایشچنین می گویند یا شیخ عبدالقادر شیئاً لِلّٰہِ و خواندن ایں اسم ہزار بار وصیت می کُنند و باللہ التوفیق۔

اُن کے ساتھ محبت و اعتقاد کا رابطہ مضبوط اور قوی ہُوا۔ اور یہ (تعلق) اُن کے ساتھ منحصر ہوگیا۔ تو شیخ وجیہہ الدین اور شیخ محمد غوث[1] (گوالیاری) سے جو، نسبت مقیّد اور مستند تھی۔ وہ مجھ سے جاتی رہی لیکن اس زمانے میں بھی جبکہ ضعیفی بڑھاپا اور کمزوری پیدا ہوگئی ہے۔ یہ دوگانہ جس طریقے پر انہوں نے فرمایا تھا ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ فرض نماز بیٹھ کر پڑھتا ہوں اور یہ دوگانہ بھی بیٹھ کر ادا کرتا ہوں۔ اور جب عراق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تو "یاغوث اغثنی" گیارہ بار پڑھتا ہوں،

---

[1] شیخ محمد غوث گوالیاری:۔ آپ کا نام حمید الدین اور لقب غوث العالم ہے۔ سلسلۂ نسب ساتویں پُشت میں حضرت خواجہ فریدالدین عطار رحمۃُ اللہ علیہ سے مل جاتا ہے۔ ہندوستان کے مشہور و معروف اولیاء میں سے ہیں۔ بارہ سال تک جنگلوں اور بیابانوں میں ریاضت کرنے کے بعد سکونت فرمائی اور دعوت و تلقین کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جواہر خمسہ آپ کی مشہور تصنیف ہے۔ جو کہ تصوف کے موضوع پر لکھی گئی۔ ۹۷۰ھ میں انتقال فرمایا۔
(لباب المعارف علمیہ مؤلفہ عبدالرحیم ج ۱ ص ۱۹۷)

اور شیخ وجیہہ الدین کے فرمانے کے مطابق سرزمین پر رکھتا ہوں۔

اور یہ (صرف) اُن کے ساتھ مخصوص نہیں جو کہ اس سلسلے سے منسلک ہیں (بلکہ) دُوسرے بھی ایسا کرتے ہیں۔ لیکن یہ فقیر انہی سے جانتا ہے۔ پھر سر اُٹھا کر عاجزی کے ساتھ دُعا اور فریاد رسی و امداد چاہتا ہے۔ جیسا کہ متعارف ہے اور قبلے کی طرف سجدہ کرتے ہُوئے کہتا ہے۔ کہ الٰہی بحرمت قطبِ ربّانی، غوث صمدانی، سرّ سبحانی، نور رحمانی اور دیگر جو القاب ذہن میں آتے ہیں کہتا ہے اور اس طریقے پر یہ دوگانہ ضرور ادا کیا جاتا ہے۔ "اگر قبول اُفتد" (اگر یہ قبول ہو جائے)۔ ایک دُوسرا عمل بھی ہے۔ اگرچہ یہ عمل اس فقیر کے ساتھ مخصوص ہے۔ کیونکہ کسی اور سے یہ نہیں سُنا گیا۔

یہ کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اور سنت پڑھنے سے بھی پہلے دو رکعت اس طرح ادا کرتا ہوں کہ ہر رکعت میں گیارہ بار سُورۂ اخلاص پڑھتا ہوں۔ اور اس کا ثواب حضُور غوثِ پاک رضی اللہ عنہٗ کی بارگاہِ عالیہ میں نیز آنجناب کے ساتھ نسبت رکھنے والوں کی جناب میں بھیجتا ہوں۔ اس کے بعد نماز شروع کرتا ہوں۔ اور دوگانہ کی نیت جو کہ مشائخ سے سنی ہے۔ اسی طرح کرتا ہوں۔

نیز تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور دُوسرے نوافل میں بھی عالی جناب کی طرف توجہ کرتا ہوں۔ اور دو رکعت بھی ادا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ قبول ہونگے۔

اور فقیر جبکہ کشتی (جہاز) میں سفر کر رہا تھا تو لنگر اٹھاتے وقت اُس مُلک کے اکثر لوگ بہت ذکر کرتے تھے۔ ایک درویش کو میں نے سُنا کہ وُہ ان کلمات میں مشغول ہوتا تھا۔ یا گیلانی شیئًا لِلّٰہِ۔ یا جیلانی شیئًا لِلّٰہِ۔ یا عبد القادر شیئًا لِلّٰہِ۔